اگر کراچی پر طالبان کا قبضہ ہوگیا تو سندھ بھی طالبان کے قبضہ میں چلا جائے گا۔ الطاف حسین

طالبانائزیشن صرف کراچی میں نہیں بلکہ اندرون سندھ بھی کی جارہی ہے، پورے سندھ پر قبضہ کی سازش کی جارہی ہے

سندھ دھرتی کے تمام قلمکار، دانشور، صحافی اور تمام لوگ سندھ دھرتی کو طالبان سے بچانے کیلئے متحد ہوجائیں

سندھ دھرتی کا بیٹا ہوں، سندھ کو بچانے کیلئے آخری سانس تک جدوجہد کرتا رہوں گا

حیدرآباد میں ساجد سومرو کی کتابوں کی تقریب رونمائی سے ٹیلی فونک خطاب

لندن۔۔۔9، اگست 2008ء

متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ کراچی پر طالبان کے قبضہ کی سازش ہورہی ہے اور اگر کراچی پر طالبان کا قبضہ ہوگیا تو بقیہ سندھ بھی طالبان کے قبضہ میں چلا جائے گا لہٰذا سندھ دھرتی کے تمام قلمکار، دانشور، صحافی اور تمام لوگ سندھ دھرتی کو طالبان سے بچانے کیلئے متحد ہوجائیں۔ انہوں نے کہا کہ سندھ دھرتی کے خلاف سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے سندھ کے دانشوروں کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہفتہ کی شب سرکٹ ہاؤس حیدرآباد میں معروف سندھی دانشور ساجد سومرو کی دو کتابوں ''تاریخ کا ترقی پسند عمل'' اور ''پی پی پی۔ ایم کیو ایم مفاہمت اور سندھ کا مستقبل'' کی تقریب رونمائی سے ٹیلی فونک خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تقریب میں دانشوروں، ادیبوں، صحافیوں اور عمائدین شہر کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب سے ساجد سومرو کے علاوہ، سندھی دانشوروں باری منگی، عادل عباسی، دلشاد بھٹو، یوسف جمال، جبار کبیر، عبدالواحد آریسر، خاکی جویو اور ایم کیو ایم کی رابطہ کمیٹی کے رکن شعیب بخاری ایڈوکیٹ نے بھی خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں جناب الطاف حسین نے کہا کہ جو لوگ معاشرے میں نفرتوں کو ختم کرکے محبت کو فروغ دیتے ہیں، اتحاد، یگانگت، بھائی چارہ اور یکجہتی کیلئے کوشاں رہتے ہیں وہ پاکیزہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں اور انکے ذہن منفی خیالات سے پاک ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حقائق کو تسلیم کرنا خاصا مشکل کام ہوتا ہے اور حقائق کو تسلیم کرکے اس کا اظہار کرنا اس سے زیادہ مشکل کام ہے اور ساجد سومرو نے یہ دو کتابیں لکھ کر بہت بہادری، ہمت اور جراتمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ سندھ کی مستقل آبادیوں کے درمیان تلخیاں، دوریاں اور فسادات کی وجہ سے سندھ دو حصوں میں تقسیم کردیا گیا اور اس تفریق کو مٹانے کی کوششوں کے بعد 61 برس گزر جانے کے باوجود بھی یہ دوریاں پوری طرح دور نہیں کی جاسکی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ 1947ء میں برصغیر پاک وہند کی تقسیم ہوئی تو بھارت اور پاکستان آزاد ممالک کی حیثیت سے دنیا کے نقشہ پر نمودار ہوئے اور حالات کے جبر اور فسادات کے باعث ہندوستان سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے پاکستان خصوصاً صوبہ سندھ میں ہجرت کی۔ اس وقت سندھ کے مقامی باشندوں نے بڑی محبت سے ہجرت کرنے والوں کو اپنے گلے لگایا لیکن اردو بولنے والے اور سندھی بولنے والوں میں سے کچھ عناصر نے سندھ میں نفرتوں اور دوریوں کو فروغ دیا اور بات فسادات تک پہنچ گئی جس سے دونوں طرف کا جانی ومالی نقصان ہوا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ایسے موقع پر سندھ کے دانشوروں بالخصوص سائیں جی ایم سید نے ہمت وجرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے سندھ کی مستقل آبادیوں کے درمیان تقسیم کو ختم کرنے کیلئے جو کوششیں کیں وہ تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے سائیں جی ایم سید سے کئی مرتبہ ملاقاتیں کیں اور ہماری ملاقاتوں کا مقصد صرف یہ ہوتا تھا کہ سندھ کے اردو بولنے والے اور سندھی بولنے والوں کے درمیان دوریوں اور نفرتوں کو کیسے ختم کیا جائے اور ان ملاقاتوں میں یہی بات ہوتی تھی کہ سندھ میں اردو بولنے والوں کی دوسری اور تیسری نسل دفن ہوچکی ہے اور اب اردو بولنے والوں کی دھرتی ماں کوئی اور نہیں بلکہ صرف سندھ ہے اور اردو بولنے والوں کا جینا مرنا اب صرف سندھ دھرتی سے وابستہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سندھی اور اردو بولنے والوں میں یہ باتیں مشترک ہیں کہ وہ جو کماتے ہیں اسی دھرتی پر خرچ کرتے ہیں، مرنے کے بعد اسی زمین میں دفن ہوتے ہیں اور بیرون ملک جاکر جو کماتے ہیں وہ رقم صوبہ سندھ میں ہی بھیجتے ہیں۔ جہاں تک زبان کا مسئلہ ہے تو اسٹیبلشمنٹ کے ایجنٹوں کی جانب سے کرائے گئے لسانی فسادات کے بعد شہروں اور دیہاتوں سے آبادی کا انخلاء ہوا، دونوں آبادیوں کے درمیان روابط کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور بیشتر اردو بولنے والے سندھی زبان نہ سیکھ سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب متحدہ قومی موومنٹ کے یونٹ سندھ بھر میں قائم ہیں اور آج سندھی آبادی میں رہنے والے اردو بولنے والے بہترین سندھی بولتے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ میں نے سندھ کی مستقل آبادیوں کے درمیان نفرتوں کے خاتمہ اور ان دونوں کو قریب لانے کی کوششیں کیں اور سندھ بھر کے دورے کیے اور جب یہ کوششیں کامیاب ہونے لگیں تو انہیں سبوتاژ کرنے کیلئے سانحہ 30 ستمبر اور سانحہ یکم اکتوبر کرکے دونوں آبادیوں کو پھر دور کردیا گیا۔ ہم نے سندھ میں بھائی چارے کے فروغ کی کوششیں دوبارہ شروع کردیں جس کے نتیجہ میں سندھ میں شہری اور دیہی تفریق میں کمی ہورہی ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سندھی بولنے والا ہو یا اردو بولنے والا سندھی ہو ان دونوں کی سرزمین اور دھرتی ماں صرف سندھ

ہے۔ایم کیوایم سندھ کے حقوق کیلئے عملی جدوجہد کررہی ہے۔جب این ایف سی ایوارڈ کا معاملہ آیا تو ایم کیوایم سندھ کے حقوق کیلئے ڈٹ گئی کہ سندھ پورے پاکستان کو چلارہا ہے اسے اس کا جائز حصہ دیا جائے۔اسی طرح کالاباغ ڈیم کے مسئلہ پرایم کیوایم نے اصولی مؤقف اختیار کرتے ہوئے واضح کردیا کہ ہم حکومت میں رہیں یا نہ رہیں کالاباغ ڈیم نہیں بنے گا جبکہ ایم کیوایم کی جانب سے بار بار یہ مطالبہ بھی کیا جاتا رہا ہے کہ سندھ میں گیس، تیل اور کوئلہ کی رائلٹی صوبہ سندھ کو دی جائے اور سندھ میں تمام اداروں میں سندھ کے مستقل باشندوں کوملازمتیں دی جائیں۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ کراچی جوسندھ کا دارالخلافہ ہے اس پر طالبان کے قبضہ کی سازش ہورہی ہے، کھلے عام دھمکیاں دی جارہی ہیں کہ ہم کراچی کومٹی کا ڈھیر بنادیں گے،سندھ کوتباہ کردیں گے۔انہوں نے کہا کہ اگر کراچی پر طالبان کا قبضہ ہوگیا تو پورا سندھ طالبان کے قبضہ میں چلا جائے گا لہٰذا سندھ دھرتی کے تمام قلمکار، دانشور، صحافی اور تمام لوگ سندھ دھرتی کوطالبان سے بچانے کیلئے متحد ہوجائیں۔انہوں نے کہا کہ طالبانائزیشن صرف کراچی میں نہیں بلکہ اندرون سندھ بھی کی جارہی ہے اور پورے سندھ پر قبضہ کی سازش کی جارہی ہے لہٰذا سندھ دھرتی کے خلاف سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے سندھ کے دانشوروں اور سچے بیٹوں کواپنا بھرپور کردار ادا کرنا ہوگا اور طالبان کی سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے عملی کردار ادا کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ سندھ کبھی بھی مذہبی انتہا پسندوں اور ڈنڈا بردار اور کلاشنکوف بردار شریعت والوں کی دھرتی نہیں رہا بلکہ محبت، امن، پیار اور تمام مذاہب اور عقیدوں کے ماننے والوں کی دھرتی رہا ہے۔انہوں نے اجتماع کے شرکاء کومخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں خدا، رسولؐ اور شاہ لطیف بھٹائی کے واسطے آپ سے بھیک مانگتا ہوں کہ سندھ دھرتی کو بچانے کیلئے متحد ہوجائیں۔انہوں نے کہا کہ میں سندھ دھرتی کا بیٹا ہوں اور میں سندھ کو بچانے کیلئے آخری سانس تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ بدقسمتی سے غریب سندھی عوام کی لیڈر شپ جاگیرداروں اور وڈیروں پر مشتمل ہے جوسندھ کارڈ استعمال کرکے اپنے لئے مفادات تو حاصل کرتے ہیں لیکن سندھ کے حقوق کیلئے کچھ نہیں کرتے۔انہوں نے کہا کہ انقلاب کبھی بھی جاگیردار نہیں لاتے بلکہ غریب اور مڈل کلاس عوام ہی لایا کرتے ہیں۔انہوں نے سندھ کے غریب اور مڈل کلاس عوام سے اپیل کی کہ وہ متحد ہوجائیں۔انہوں نے اجتماع کے شرکاء سے اپیل کی کہ وہ دیہی اور شہری کی تفریق کوختم کرنے کیلئے کوششوں کو تیز کریں اور اپنے اتحاد کومضبوط بنائیں۔جناب الطاف حسین کے خطاب کے بعد تقریب میں موجود کئی دانشوروں نے جناب الطاف حسین سے فرداً فرداً گفتگو بھی کی اور ان کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے انہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

دہشت گردی کے ذریعہ ایم کیوایم کوحق پرستانہ جدوجہد سے باز نہیں رکھا جاسکتا، رابطہ کمیٹی

گلشن اقبال میں حق پرست رکن قومی اسمبلی حیدر عباس رضوی کی رہائشگاہ پر فائرنگ پر اظہار مذمت

کراچی۔۔۔9اگست 2008ء

متحدہ قومی موومنٹ کی رابطہ کمیٹی نے قومی اسمبلی میں ایم کیوایم کے ڈپٹی پارلیمانی لیڈر حیدر عباس رضوی کی رہائشگاہ واقع گلشن اقبال میں مسلح دہشت گردوں کی فائرنگ کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کی ہے۔ایک بیان میں رابطہ کمیٹی نے کہا کہ قائد تحریک جناب الطاف حسین کراچی میں طالبانائزیشن کے جس خدشے کا اظہار کرتے رہے ہیں اس کے اثرات نمودار ہونا شروع ہوگئے ہیں اور حیدر عباس رضوی کی رہائشگاہ پر فائرنگ بھی کراچی میں طالبانائزیشن کی سازش کی ایک کڑی ہے۔رابطہ کمیٹی نے کہا کہ مسلح دہشت گردی کے ذریعہ نہ تو ماضی میں ایم کیوایم کے پرعزم کارکنان کے حوصلہ پست کیے جاسکے اور نہ ہی آئندہ اس قسم کی دہشت گردی کے ذریعہ ایم کیوایم کوحق پرستانہ جدوجہد سے باز رکھا جاسکتا ہے اور تمام تر دہشت گردیوں کے باوجود ایم کیوایم اور اس کے کارکنان کراچی میں طالبانائزیشن کی سازش کے خلاف آوازحق بلند کرتے رہیں گے۔رابطہ کمیٹی نے صدر پرویز مشرف، وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، وفاقی مشیر داخلہ رحمان ملک، گورنر سندھ ڈاکٹرعشرت العباد اور وزیراعلیٰ سندھ قائم علی شاہ سے مطالبہ کیا کہ حیدر عباس رضوی کی رہائشگاہ پر مسلح دہشت گردوں کی فائرنگ کا سنجیدگی سے نوٹس لیا جائے اور فائرنگ میں ملوث دہشت گردوں کوگرفتار کرکے سخت ترین سزا دی جاء۔

☆☆☆☆☆